بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک کا فرشتوں سے بلاواسطہ کلام کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اللہ پاک کا ڈائریکٹ کلام کرنا، کیا انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے؟ یا فرشتوں سے بھی ڈائریکٹ کلام ثابت ہے؟

جواب

اللہ پاک کا فرشتوں سے ڈائریکٹ کلام کرنا بھی ثابت ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جاہل بولے اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا ہمیں کوئی نشانی ملے ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی کہی ان کی سی بات اِن کے اُن کے دل ایک سے ہیں بے شک ہم نے نشانیاں کھول دیں یقین والوں کے لیے۔ (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت 118)

اس آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے "والمعنى هلا یكلمنا الله عیانا بانك رسوله كما یكلم الملائكة بلا واسطة او یرسل إلینا ملكا ویكلمنا بواسطة ذلك الملك انك رسوله كما كلم الأنبیاء علیهم الصلاة والسلام على هذا الوجه" ترجمہ: معنی یہ ہے کہ (وہ کہتے ہیں) اللہ ہم سے علانیہ کیوں بات نہیں کرتا کہ تم اس کے رسول ہو، جیسے وہ فرشتوں سے بلاواسطہ بات کرتا ہے، یا ہمارے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیج دیتا اور اس فرشتے کے ذریعے ہمیں بتائے کہ تم اس کے رسول ہو، جس طرح اس نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے اس طریقے پر کلام کیا۔ (تفسیر روح البیان، ج 1، ص 215، دارالفکر، بیروت)

تفسیر خزائن العرفان میں ہے "یعنی بے واسطہ خود کیوں نہیں فرماتا جیسا کہ ملائکہ وانبیاء سے کلام فرماتا ہے یہ ان کا کمال تکبر اور نہایت سرکشی تھی، انہوں نے اپنے آپ کو انبیاء و ملائکہ کے برابر سمجھا۔ (سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: 118)

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ الخ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ پر حاضر ہوا اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا۔ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 143)

اس کے تحت تفسیر اَبی السعود میں ہے "{وكلمه ربه} من غیر واسطة كما یكلم الملائكة علیهم السلام" ترجمہ: (اور اس سے اس کے رب نے کلام فرمایا) بغیر واسطہ جیسے وہ ملائکہ علیہم السلام سے کلام فرماتا ہے۔ (تفسیر اَبی السعود، ج 1، ص 152، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

تفسیر بیضاوی میں ہے "وكلمه ربه من غیر وسیط كما یكلم الملائكة" ترجمہ: اور اس سے اس کے رب نے بغیر واسطہ کلام فرمایا جیسے وہ ملائکہ علیہم السلام سے کلام فرماتا ہے۔ (تفسیر بیضاوی، ج 3، ص 33، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا، فَأَحِبَّهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا، فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ“ ترجمہ: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے، تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ فُلاں شخص سے محبت فرماتا ہے، تم بھی اُس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ پاک فُلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اُس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کی مقبولیت زمین والوں میں رکھی جاتی ہے۔ (صحیح البخاری، بابُ کلامِ الرب مع جبریلَ ونداءِ اللہِ الملائکۃَ، صفحہ 1353، حدیث: 7485، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ ابنِ بَطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ھذا باب کالباب الذی قبلہ فی إثبات کلام اللہ وإسماعہ إیاہ جبریل والملائکۃ“ ترجمہ: (بخاری شریف کا) یہ باب پچھلے باب کی طرح اللہ پاک کے حضرت جبریل اور فرشتوں (علیہم الصلاۃ و السلام) سے کلام کرنے اور انہیں اپنا کلام سنانے کے ثبوت میں ہے۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال، جلد 10، صفحہ 493، مطبوعہ: الریاض)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4727

تاریخ اجراء: 22 شعبان المعظم 1447ھ/11 فروری 2026ء